نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔

بنام۔

محترمہ چنٹو دیوی اور دیگران

20 جولائی 2000

اے۔پی۔مسرا اور این۔سنتوش ہیگڑے، جسٹسز۔

بیمہ:

بیمہ پالیسی- بیمہ کنندہ کی ذمہ داری- پالیسی جاری کرنے کا متنازعہ وقت۔حادثہ اسی دن ہوا جس دن پالیسی جاری کی گئی تھی- وقت کا فیصلہ ضروری ہونے کی وجہ سے اور یہ حقیقت کا سوال ہونے کی وجہ سے، یہ معاملہ ٹریبونل کے حوالے کیا گیا تاکہ یہ طے کیا جاسکے کہ پالیسی کب جاری کی گئی تھی اور پھر بیمہ کمپنی کی ذمہ داری کیا ہے، اگر کوئی ہو،-اس دوران بیمہ کمپنی اور دعویدار کو ادا کی جانے والی ڈکریٹل رقم کا نصف حصہ ٹریبونل کے سامنے جمع کرنے کے لیے بیمہ شدہ۔

نیو بھارت ایشورینس کمپنی لمیٹڈ بنام رام دیال اور دیگر، (1990) 2 ایس سی سی 680؛ نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام جیکو بھائی ناتھوجی دابی (محترمہ) اور دیگر، (1997) 1 ایس سی سی 66 اور نیو بھارت ایشورینس کمپنی بنام بھگوتی دیوی اور او آر ایس۔(1998) 6 ایس سی سی 534، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1992 کی دیوانی اپیل نمبر 1100۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1989 کے ایف اے او نمبر 118 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی۔پی۔ملہوترا، نریش۔کے۔شرما اور کے۔سی۔دعا۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی۔وی۔سہگل، اننت وجے پالی، محترمہ رینا اگروال اور ریکھا پالی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

بیمہ کمپنی کی طرف سے موجودہ اپیل 27 مارچ 1989 کے حکم کے خلاف عدالت عالیہ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے جس میں ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے جس میں بیمہ کمپنی کو پالیسی کے تحت ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔اس اپیل میں اٹھایا گیا سوال یہ ہے کہ آیا بیمہ کمپنی ایک وقت میں لی گئی پالیسی پر ذمہ دار ہے، جو حادثے کے وقت کے بعد ہے حالانکہ تسلیم شدہ طور پر یہ ایک ہی تاریخ کی ہے۔اپیل کنندہ کے مطابق یہ پالیسی 23 فروری 1987 کو شام 4 بج کر 45 منٹ پر لی گئی تھی جس کے لیے کورنگ نوٹ پر انحصار رکھا گیا ہے۔دوسری طرف مدعا علیہ کے مالک کے مطابق بیمہ صبح 10.00 پر لیا گیا تھا نہ کہ شام کو۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ حادثہ 11.30a پر ہوا تھا۔جس سوال پر ٹریبونل نے غور کیا اور فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ جب پالیسی حادثے کی ایک ہی تاریخ کی ہو، اس کے باوجود کہ وہ شام 4 بج کر 30 منٹ یعنی حادثے کے بعد جاری کی گئی ہو، تب بھی یہ اسی تاریخ کی پچھلی آدھی رات سے بیمہ کنندہ کی ذمہ داری کا احاطہ کرے گی۔اس کے مطابق، اس نے قرار دیا کہ اپیل کنندہ اسی کے لیے ذمہ دار ہے۔یہ اصول رام دیال کے معاملے میں اس عدالت کے طے کردہ اصول پر مبنی تھا، جو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

بیمہ کمپنی کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل نے پیش کیا کہ چونکہ نیو انڈین ایشورینس کمپنی لمیٹڈ بنام رام دیال اور دیگر،

(1990)2ایس سی سی 680 میں رپورٹ کیا گیا جہاں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب پالیسی کسی بھی تاریخ کی ہو، تو یہ اسی تاریخ سے پہلے کی آدھی رات سے بیمہ کنندہ کی ذمہ داری کا احاطہ کرے گی لہذا جہاں بھی حادثہ ہوتا ہے، اس وقت سے پہلے جب بیمہ پالیسی جاری کی گئی تھی، تب بھی بیمہ کمپنی ذمہ دار ہوگی۔ اس اصول میں تبدیلی اس عدالت کے فیصلے کے بذریعے لائی جاتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر پالیسی میں کوئی خاص معاہدہ مذکور ہے، تو یہ اس معاہدے کے قیود سے کارآمد ہوگا لہذا جہاں وقت کا ذکر کیا گیا ہے جب اسے جاری کیا گیا تھا تب ذمہ داری صرف اس وقت کا احاطہ کرے گی جب اسے جاری کیا گیا تھا۔ حوالہ نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام جیکو بھائی ناتھوجی دابی (محترمہ) اور دیگر، (1997)1ایس سی سی 66 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں پالیسی شام 4 بجے لی گئی تھی۔ جبکہ حادثہ صبح 11.00 بجے پیش آیا۔ اس عدالت نے پالیسی میں مذکور خصوصی معاہدے یعنی اس کے جاری ہونے کے وقت کے پیش نظر فیصلہ دیا کہ یہ اس وقت سے نافذ العمل ہوگا نہ کہ پچھلی آدھی رات سے۔ اس فیصلے میں مذکورہ رام دیال کے معاملے کا نوٹس لیا گیا ہے۔ یہی اصول نیو انڈیا انشورنس کمپنی بنام بھگوتی دیوی اور دیگر، میں طے کیے گئے، (1998)6ایس سی سی 534 میں رپورٹ کیے گئے۔

مذکورہ دو فیصلوں کے جمع کرانے پر انحصار کرتے ہوئے، اس معاملے کے حقائق پر پالیسی صرف 23 فروری 1987 کو شام 4 بج کر 45 منٹ سے نافذ العمل ہوگی اور چونکہ حادثہ صبح 1 بج کر 1 منٹ پر پیش آیا تھا، لہذا اپیل کنندہ بیمہ شدہ کو ادائیگی کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

تاہم، وقت کا تنازعہ ہے کہ یہ بیمہ پالیسی کب جاری کی گئی۔ بیمہ شدہ کے مطابق پالیسی صبح 4 بج کر 45 منٹ پر نہیں بلکہ 1 بج کر 45 منٹ پر نکالی گئی تھی۔ ریلائنس کو اس کے بیان کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور یہ بیمہ پالیسی تاریخ ہونے کے باوجود کسی وقت کا حوالہ نہیں دیتی ہے۔ مزید بیان یہ ہے کہ بیمہ شدہ کو کوئی کور نوٹ جاری نہیں کیا گیا تھا۔ دوسری طرف اپیل کنندہ کی طرف سے جمع کروانا یہ ہے کہ کور نوٹ واضح طور پر بیمہ پالیسی کی تاریخ اور وقت کی نشاندہی کرتا ہے اور اس طرح بیمہ پالیسی میں وقت کا ذکر نہ کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ صرف کور نوٹ کی پیروی کر سکتا ہے۔ مزید یہ کہ بیمہ پالیسی کور نوٹ کی تعداد سے مراد ہے جو اسی نمبر سے منسلک ہے جس کا حوالہ کور نوٹ میں دیا گیا ہے۔ لہذا، جمع کرانے کا مطلب یہ ہے کہ کور نوٹ میں درج وقت درست ہے۔ بیمہ شدہ بیمہ پالیسی کے جاری ہونے کے وقت پر سنجیدگی سے اختلاف کرتا ہے۔

ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم بیمہ پالیسی کے اجرا کے وقت کی درستگی کے حوالے سے اس اپیل میں اس تنازعہ میں داخل ہوں کیونکہ یہ حقیقت کا سوال ہے اور اس نکتے کا فیصلہ ٹریبونل نے نہیں کیا ہے یا عدالت عالیہ نے اس کا نوٹس نہیں لیا ہے۔ لیکن اب اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر، مذکورہ بالا دو مقدمات میں، وقت کا فیصلہ ضروری ہو جاتا ہے جس کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ اب ٹریبونل کے ذریعے فیصلہ کیا جائے کہ پالیسی کے اجرا کا وقت کیا تھا۔ اس کے پیش نظر، ہم بیمہ کمپنی کی ذمہ داری سے متعلق عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور بیمہ پالیسی کے جاری ہونے کے وقت کے حوالے سے مذکورہ بالا محدود سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے کیس کو ٹریبونل کو واپس بھیج دیتے ہیں اور پھر بیمہ کمپنی پر اگر کوئی نتیجہ خیز ذمہ داری ہے تو اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ چونکہ اس وقت یہ نقطہ زیر بحث نہیں تھا، اس لیے ہم دونوں فریقوں کو مزید ثبوت پیش کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں اگر انہیں ٹریبونل کے سامنے اس حد تک مشورہ دیا جاتا ہے جس سے اپیل گزار متاثر ہوتا ہے۔

ریکارڈ پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ آیا دعویدار کو سال 1987 میں پیش آنے والے حادثے کے لیے کوئی مقررہ رقم موصول ہوئی ہے یا نہیں۔ اس کیس کے حقائق اور حالات پر یہ مناسب ہے کہ بیمہ کمپنی اور بیمہ شدہ یعنی مالک، جو دونوں آج ہمارے سامنے نمائندگی کرتے ہیں، ڈکریٹل رقم کا آدھا حصہ ادا کریں اور یہ ادائیگی ان کے ذریعے آج سے چار ہفتوں کے اندر ٹریبونل کے سامنے جمع کرائی جانی چاہیے۔ اس طرح جمع کی گئی رقم دعویدار بغیر کسی ضمانت کے نکال سکتا ہے۔ ٹریبونل دعویدار کو جمع کی جانے والی رقم کے بارے میں آگاہ کرے گا تاکہ وہ بغیر کسی ضمانت کے مذکورہ رقم وصول کرنے آسکیں۔

عام طور پر ذمہ داری یا تو بیمہ کمپنی یا بیمہ شدہ پر ہوگی۔ ٹریبونل کے ذریعے معاملے کا فیصلہ ہونے کے بعد، کامیاب ہونے والے شخص کو

دوسرے شخص سے کامیابی کی حد تک بقایا رقم وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا۔اس کے مطابق، اپیل کی اجازت اس حد تک دی جاتی ہے جس سے اپیل گزار متاثر ہوتا ہے۔اخراجات فریقین پر ہوگا۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔